اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

قادیان دارالامان

ایڈیٹر غلام نبی

ٹیلیفون نمبر ۹۱

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۶	۱۹ ربیع الاوّل ۱۳۵۷ھ	یوم جمعہ	مطابق ۲۰ مئی ۱۹۳۸ء	نمبر ۱۱۶

سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کی نہایت مفید تحریک

جن ایام میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہر سال ایک مقررہ تاریخ پر سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلسے منعقد کرنے کی تحریک فرمائی تھی۔ وہ اگرچہ اس لحاظ سے تو نہایت تشویش انگیز اور تکلیف دہ تھے۔ کہ ہندوؤں کے ایک طبقہ نے منظم طور پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں گستاخی اور سوءِ ادبی کا ارتکاب کر کے مسلمانوں کی دل آزاری شروع کر رکھی تھی۔ مروجہ قانون ان کی روک تھام سے عاجز آچکا تھا۔ بعض جوشیلے مسلمانوں کے ہاتھوں راجپال وغیرہ توہین رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاداش میں کیفر کردار کو پہونچ چکے تھے اور ہندو مسلمانوں کے تعلقات روز بروز خراب ہوتے جا رہے تھے۔ ایک دوسرے کے متعلق بے اعتمادی اور نفرت بڑھتی جا رہی تھی۔ دوستانہ اور روادارانہ کی دیرینہ مراسم ٹوٹ رہی تھیں۔ لیکن اس لحاظ سے نہایت ہی موزوں اور مبارک وقت تھا۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلسوں کی جو تجویز فرمائی۔ اسے ہندو۔ مسلمانوں میں غیر معمولی مقبولیت حاصل ہوئی۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے اس کے نہایت ہی خوشگوار نتائج پیدا ہوئے۔

یہ اسی تحریک کا نتیجہ ہے۔ کہ ہر سال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سیرت کے متعلق نہایت مفید اور موثر لٹریچر شائع ہوتا ہے۔ جو ایک طرف تو عام مسلمانوں پر سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان واضح کرتا ہے دوسری طرف غیر مسلموں کو یہ بتاتا ہے۔ کہ بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام بنی نوع انسان کے بے مثال محسن اور ہر طبقہ کے انسانوں کے لئے باعثِ رحمت اور برکت ہیں:۔

پھر یہ اسی تحریک کا نتیجہ ہے۔ کہ نہ صرف ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک بلکہ بیرونی ممالک میں بھی جہاں جہاں احمدی ہیں۔ ایک مقررہ تاریخ پر سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔ جن میں نہ صرف پڑھے لکھے مسلمان رسول کریم رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بے مثال خوبیاں پیش کرتے ہیں۔ بلکہ معزز غیر مسلم بھی خراج عقیدت ادا کرنا باعثِ فخر سمجھتے ہیں:۔

پھر یہ اسی تحریک کا نتیجہ ہے کہ غیر مسلموں کے قلوب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق انقلاب عظیم پیدا ہو چکا ہے۔ قبل ازیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق غیر مسلموں کی حالت یہ تھی۔ کہ یا تو وہ آپ کے متعلق بالکل کچھ نہ جانتے تھے۔ اور جو کچھ جانتے تھے وہ نہ جاننے والوں سے بھی زیادہ اندھیرے میں تھے۔ کیونکہ ان کے اذہان نے سراسر غلط بے بنیاد اور جھوٹی باتیں سن سنکر نہایت بھیانک نقشہ بنا رکھا تھا جب ان کے سامنے صحیح حالات رکھے گئے۔ تو جو لوگ ان میں سے راستی اور صداقت کے دلدادہ تھے اور تعصب میں چور نہ ہو چکے تھے۔ ان کی رگِ شرافت پھڑک اٹھی۔ اور وہ نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ اقرار کرنے لگے۔ کہ فی الواقعہ بانیٔ اسلام نہ صرف ہر طبقہ اور درجہ کے انسانوں کے بلکہ تمام مخلوقات کے بہت بڑے محسن ہیں:۔

پھر یہ نتیجہ بھی اسی تحریک کا ہے کہ معزز ترین طبقہ کے غیر مسلموں نے ہر علاقہ اور صوبہ کے غیر مسلموں نے کھلے اور واضح الفاظ میں ایک بار نہیں بلکہ کئی بار اظہار کیا ہے کہ ہندو مسلمانوں کے تعلقات کو بہتر بنانے اور ان میں صلح اور اتحاد پیدا کرنے کی یہ بہترین تجویز ہے کہ ایک دوسرے کے بزرگوں کی خوبیاں بیان کی جائیں اور ان کا بھرے مجمعوں میں اعتراف کیا جائے:۔

پھر یہ بھی اسی تحریک کا نتیجہ ہے۔ کہ مسلمان میلاد النبی کی تقریب اب نہایت موزوں اور مناسب طریق سے منانے لگ گئے ہیں چنانچہ اب کے اس موقعہ پر پنجاب کے بہت سے مقامات میں شاندار جلوس نکالے گئے اور جلسے منعقد کر کے ان میں سیرت النبی پر تقریریں کی گئی ہیں اسبارے میں اگر ایک دو اور باتوں کو بھی پیش نظر رکھ لیا جائے۔ تو یہ سلسلہ نہایت مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اول تو یہ کہ نہ صرف ہر فرقہ کے مسلمانوں کو ایسے جلوس میں شریک کیا جائے۔ بلکہ کوشش کی جائے۔ کہ غیر مسلم بھی شریک ہوں۔ اسی طرح مسلمان ان کے ہر ایسے جلوس میں شریک ہو سکتے ہیں جس میں شرک وغیرہ کا کوئی شائبہ نہ پایا جائے۔ دوسرے لیکچراروں میں اہل علم اور شریف غیر مسلموں کو ضرور رکھا جائے۔ اور ان سے درخواست کی جائے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے کسی پہلو پر اظہار خیالات کریں ہم اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر کہہ سکتے ہیں کہ ایسے اصحاب کا ملنا کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ اور خاص کر ایسی صورت میں جبکہ مسلمان خود بھی اس بات کے لئے تیار ہوں۔ کہ اگر انہیں دعوت دی جائے تو وہ ہندوؤں کے بزرگوں کے متعلق اظہار عقیدت

ہر احمدی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ صاحب دیکھ لیں کہ اگر اُن کی جماعت میں تحریک جدید کے دو سکرٹریوں کا انتخاب تا حال نہیں ہوا تو فوری انتخاب کر کے مرکز میں اطلاع دیں

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرو

"صحابہ کی سی حالت اور وحدت کی ضرورت اب بھی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اس جماعت کو جو مسیح موعود کے ہاتھ سے طیار ہو رہی ہے اسی جماعت کے ساتھ شامل کیا ہے۔ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تیار کی تھی۔ اور چونکہ جماعت کی ترقی ایسے ہی لوگوں کے نمونوں سے ہوتی ہے۔ اس لئے تم جو مسیح موعود کی جماعت کہلا کر صحابہ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو۔ اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرو۔ اطاعت ہو تو ویسی ہو باہم محبت اور اخوت ہو تو ویسی ہو غرض ہر رنگ میں ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو۔ جو صحابہ کی تھی"۔

(ملفوظات احمد صد ۱۸۱)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اطلاع

ناصر آباد اسٹیٹ ۱۵ رمئی (بذریعہ ڈاک)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے سیدہ ام طاہر احمد کے جگر کی تکلیف میں ابھی افاقہ نہیں ہوا۔ ایسا ہی گردے کی تکلیف ابھی رفع نہیں ہوئی۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار حشمت اللہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حافظ بشیر احمد صاحب مرحوم کا جنازہ پڑھا

کیمپ ناصر آباد فارم سندھ۔ ۱۴ رمئی بذریعہ ڈاک۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ۱۳ رمئی کو جمعہ کے خطبہ کے ابتداء میں فرمایا کہ نماز جمعہ کے بعد میں حافظ بشیر احمد صاحب مرحوم کا جنازہ پڑھاؤں گا۔ جو کہ سلسلہ کے مبلغ تھے۔ اور خدام الاحمدیہ کا کام کرتے ہوئے حادثہ سے فوت ہو گئے۔ بعد نماز جمعہ حضور نے ایک سو کے قریب آدمیوں کے مجمع کے ساتھ انکا جنازہ غائب پڑھا۔

خاکسار ملک صلاح الدین پرائیویٹ سکرٹری

بیرونی مجالس خدام الاحمدیہ کو ضروری اطلاع

تمام بیرونی مجالس خدام الاحمدیہ کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ قادیان نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۲۶ رمئی کو تمام مجالس خدام الاحمدیہ اجلاس منعقد کریں جنمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کارناموں اور فضائل پر تقاریر کی جائیں۔ نیز ۲۱ رمئی سے ۳۱ رمئی تک عشرہ وصیت منایا جائے۔ جس میں غیر موصی اصحاب کو وصیت کرنے کے لئے آمادہ کیا جائے۔ تمام مجالس کو چاہیئے کہ یہ عشرہ پوری کوشش اور تندہی سے منائیں۔ سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

خلافت جوبلی فنڈ کے متعلق حلقہ مسجد مبارک کا جلسہ

قادیان ۱۸ رمئی بعد نماز عشاء حلقہ مسجد مبارک کا مہمانخانہ میں زیر صدارت حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پریذیڈنٹ محلہ نے جلسہ کی غرض و غائت بیان کرتے ہوئے یہ تجویز پیش کی۔ کہ کمیٹی خلافت جوبلی فنڈ کی طرف سے جو رقم ہمارے ذمہ لگائی گئی ہے۔ وہ بارہ سو روپیہ ہے۔ مگر میں آپ لوگوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ بجائے بارہ سو روپیہ کے پندرہ سو روپیہ پیش کیا جائے اس تجویز کو تمام دوستوں نے خوشی سے منظور کیا۔ بعدہ مرزا محمد یعقوب صاحب نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کا مضمون پڑھ کر سنایا۔ جس میں خلافت جوبلی فنڈ کے لئے چندہ دینے میں محلہ ہذا کو دوسرے محلوں کے لئے نمونہ بننے کی تلقین کی گئی ہے۔

بعد ازاں حضرت میر محمد اسحاق صاحب۔ شیخ محمود احمد صاحب عرفانی۔ مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری اور جناب صاحب صدر نے تقریریں فرمائیں۔ اور خلافت جوبلی فنڈ کے لئے رقم جمع کرنے اور ہر احمدی کو اس مبارک تحریک میں خوشی اور مسرت سے حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں اہل محلہ کی طرف سے اعلان کیا گیا۔ کہ کمیٹی خلافت جوبلی فنڈ نے جو حقیر رقم ہمارے لئے مقرر کی ہے۔ اور جو بارہ سو روپیہ ہے۔ ہم اسکی بجائے پندرہ سو روپیہ پیش کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ اور نیز آنریبل چودہری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے ذریعہ ہمیں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے مالی قربانی پیش کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ اللہ تعالےٰ انکو [illegible]

شیطان اور ہمزاد

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

اِنَّ الشیطٰن لکم عدوٌ فاتخذوہ عدوًا انما یدعوا حزبہ لیکونوا من اصحاب السعیر (فاطر) شیطان کے بارہ میں لوگوں کو اکثر تردد ہوتا ہے۔ کہ وہ کیا ہے۔ اور کس قسم کی مخلوق ہے۔ اور ہے بھی یا نہیں یا محض استعارہ ہے۔ اور شریر بُرے لوگوں کو شیطان کا نام دیا گیا ہے اگر ہے۔ تو اس کا پیدا کرنا بڑا ظلم ہے کیونکہ اس کے بہکانے سے ایک کثیر مخلوق جہنم میں جائے گی۔ اگر ظلم نہیں تو پھر مصلحت کیا ہوسکتی ہے۔ اسی قسم کے اعتراض جنات پر بھی ہوتے ہیں۔

اس کے جواب میں عرض یہ ہے۔ کہ جو لوگ غیر مرئی لطیف وجود کی کوئی ایسی مخلوق ماننے کو تیار نہیں۔ جو جنات یا شیاطین کے نمونہ پر ہو۔ ان کو سب سے پہلے ملائکہ سے انکار کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جو شخص نہ صرف ملائکہ کو مانتا ہے بلکہ ان کے نہ ماننے کو کفر بے ایمانی اور اسلام سے خارج ہونے کی ایک وجہ قرار دیتا ہے۔ ان کے محکمے مثلاً رزق۔ موت۔ وحی والہام اور نفخ صور اور نیکی وغیرہ کی تحریکیں بھی اس نے مقرر کر رکھی ہیں۔ بلکہ کسی کا نام جبرائیل اور کسی کا میکائیل عزرائیل اور اسرافیل بھی تسلیم کرتا ہے۔ تو ایسے آدمی کو شیطان کے وجود ماننے سے کہاں مفر ہے۔ ہاں یہ ممکن ہے۔ کہ وہ پوچھے۔ کہ شیطان کی تخلیق کی مصلحت کیا ہے۔ لیکن وہ ملائکہ کو مان کر کس مونہہ سے اعتراض کرسکتا ہے کہ کیوں جی ایسی مخلوق کا وجود کیونکر ہو سکتا ہے۔ اور اس کا کیا ثبوت ہے کلام اللہ میں جہاں ایک طرف ملائکہ کا ذکر ہے۔ اسی طرح دوسری طرف ان کے مقابل کی ایک جماعت کا ذکر ہے جس کے اسی طرح کے محکمے اور باقاعدہ کام اور انتظام ہیں جس طرح ملائکہ کے۔ کیونکہ انسان کی پیدائش کی غرض پوری نہیں ہوسکتی۔ جب تک ملائکہ کے مد مقابل ایک ویسا ہی وجود ان کی تحریکوں کا مقابلہ کرنے والا۔ اور انسانوں کو بُرائی کی طرف کھینچنے والا نہ ہو۔ مختصراً شیطان کی بابت قرآن مجید سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ایک غیر مرئی وجود ہے جو روح کے ساتھ تعلق کرسکتا ہے۔ اور فرشتوں کی طرح اپنے تئیں ظاہر بھی کرسکتا ہے۔ کیونکہ وہ جنات میں سے ہے (کان من الجن) اور جن کی پیدائش نار سے ہے۔ جس طرح ملائکہ کی پیدائش نور سے ہے۔ اور انسان کی پیدائش مٹی سے۔ لیکن اس مٹی کے یہ معنی نہیں کہ انسان کی رُوح بھی مٹی سے بنی ہے اور نہ ظاہر طور پر انسان کا جسم مٹی کا معلوم ہوتا ہے۔ مطلب صرف یہ ہے کہ اس کا جسم مٹی کے بعض اجزا سے ترکیب یافتہ ہے۔ مگر مٹی سے بالکل الگ قسم کا ہے اسی طرح جنات یا شیاطین آگ سے ماخوذ ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ بجلی کی کسی ترکیب سے وہ بنے ہوں۔ کیونکہ ان میں سرایت کرجانے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ بسرعت پہونچ جانے۔ اور قلوب میں اُتر جانے کی خاصیت ہے۔ اور نیز بجلی کی طرح ان میں یہ بھی خاصیت ہے۔ کہ جب ضرورت ہو۔ اپنے آپ کو خارجی طور پر ظاہر بھی کردیں۔ اور نظر بھی آجائیں کیونکہ بجلی بھی اکثر مخفی رہتی ہے۔ مگر بعض وقت اس کی روشنی ظاہر ہو جاتی ہے جس طرح آج کل ہمارے شہر کی بجلی ہماری مسخر ہے۔ کہ سوئچ دبانے سے فوراً اس کا وجود ظاہر ہو جاتا ہے اور روشنی۔ یا گرمی پیدا کرتی ہے۔ یا پنکھا یا موٹر وغیرہ چلاتی اور کام کرتی ہے۔ غرض کسی صورت میں اپنا اظہار کردیتی ہے۔ اور رفتار بھی اس کی غضب کی ہے انسان اس کے اثرات کو محسوس کرتا ہے مگر اکثر اوقات اس کو دیکھ نہیں سکتا۔ وہ ہلاک بھی کر دیتی ہے۔ مگر پاؤں کے نیچے شیشہ رکھ لو۔ یا ہاتھ پر ریشم کا کپڑا ہو۔ تو اس کا اثر نہیں ہوتا بعینہٖ جس طرح دُعا اور تعوذ کے اثر سے شیطان کا اثر انسان پر نہیں ہونے پاتا۔

غرض بجلی میں بہت سے خواص شیاطین اور جنات والے موجود ہیں جس طرح انسان میں بہت سے خواص مٹی کے ہیں۔ ان کی پیدائش کے متعلق قرآن مجید یوں فرماتا ہے کہ والجان خلقنٰہ من قبل من نار السموم (حجر) یعنی ہم نے انسان سے پہلے ایک مخلوق جنات کی پیدا کی تھی۔ جو نہایت گرم آگ سے پیدا کی گئی تھی پھر اس مخلوقات میں بُرے بھی ہیں۔ اچھے بھی (وانا منا الصٰلحون ومنا دون ذالک) اور بعض مسلمان بھی ہو جاتے ہیں۔ جیسے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میرا شیطان مسلمان ہو چکا ہے۔ بُرے اور خبیث شیاطین کا کام یہ ہے۔ کہ لوگوں کے دلوں میں بدی کی تحریک کرتے رہیں۔ جس طرح ملائکہ نیکی کی تحریک کرتے رہتے ہیں ان الشیاطین لیوحون الیٰ اولیائھم لیجادلوکم (انعام) اور کذالک جعلنا لکل نبی عدوًا شیاطین الانس والجن یوحی بعضھم الیٰ بعض زخرف القول غرورا (انعام) غرض شیطان کا اصل کام یہ ہے۔ کہ انما یامرکم بالسوء والفحشاء وان تقولوا علی اللہ ما لاتعلمون (البقرہ) یعنی بُرائی بے حیائی اور جھوٹ افترا کی تحریکیں کرتے رہنا۔ اسی کا نام طائف من الشیطٰن بھی ہے۔ اور یہ سلسلہ یوں چلتا ہے۔ کہ شیاطین کی بھی ایک جماعت ہے۔ ان کا بھی ایک افسر ہے۔ جس طرح ملائکہ میں۔ افسر اور ماتحت ہوتے ہیں اور ان کے بھی نام ہوتے ہیں۔ جس طرح ملائکہ کے نام ہیں۔ مثلاً ابلیس ایک کا نام ہے اور ولہان اس شیطان کا نام ہے۔ جو وضو میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ اور خنزب اس کا نام ہے۔ جو نماز کو خراب کرتا ہے۔ اور خناس نفاق کے شیطان کا نام ہے۔ اسی طرح زنا قتل۔ بغاوت۔ تکبر۔ ریا۔ اور جھوٹے الہامات کے شیاطین کے نام ہوسکتے ہیں۔ مگر یہ شیاطین فرشتوں کی طرح خدا کے مقرب نہیں ہوتے۔ بلکہ مردود مخذول اور ملعون ہوتے ہیں۔ رسائی اور دُنیا اور سماء الدُنیا تک ان کی رسائی ہے۔ اوپر نہیں ہے۔ اور ان کا کام مختصر ہے۔ یعنی انسان کو بدی کی طرف تحریک دینا۔ حالانکہ ملائکہ کا کام علاوہ نیکی کی تحریک کے اور ہر محکمہ میں بھی جاری ہے وہ تمام عالم کا انتظام۔ اور خلق اور شفا اور رزق غرض خداتعالےٰ کی ہر صفت پر مامور ہیں۔ اور سارے کام انہی کے توسط سے چلتے ہیں۔ شیطان انسان کو صرف تحریک بدی کی کرتا ہے۔ ان پر غالب اور حاکم نہیں ہے کہ زبردستی ہاتھ پکڑ کر بدی کرادے۔ اسی طرح نیکی کی تحریک کے محکمہ میں ملائکہ بھی زبردستی نہیں کرتے۔ لیکن باقی محکموں میں ملائکہ زبردستی سارا کام کرتے ہیں۔ مثلاً جان نکالنا یا ماں کے پیٹ میں بچہ بنانا۔ یا بارشیں برسانا وغیرہ کہ ان باتوں میں وہ خداتعالےٰ کی قدرت کے ماتحت جبر یہ کام کرتے ہیں۔ جس طرح ملائکہ اپنی تحریکوں کے ماننے والوں سے زیادہ تعلق پکڑ لیتے ہیں۔ یہاں تک آخر میں ان سے کلام پیام اور ہدایات دینے کا مستقل سلسلہ قائم کر لیتے ہیں۔ اسی طرح شیاطین بھی اپنے مریدوں سے تعلق مستحکم اور مضبوط کرتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کو شیطانی خیالات رویا۔ اور الہامات آنے لگتے ہیں۔ اور ایسے لوگ مظہر شیطان بن جاتے ہیں۔ اور یہ شیاطین نہ صرف براہ راست انسان کے قلب پر اثر ڈالتے ہیں۔ بلکہ دُوسرے انسانوں کی معرفت بھی ایسا کرتے ہیں۔ جو ان کے یار ہوتے ہیں۔ ایسے ایجنٹ شیاطین الانس کہلاتے ہیں۔ اور انسان کے قلب کے اس حصہ کو جسے لمۂ شیطان کہا جاتا ہے تحریک دیتے ہیں۔ چونکہ انسان کے اندر دونوں تحریکوں کے لینے کے مرکز ہیں۔ جو لوگ ملائکہ کی باتیں زیادہ مانتے ہیں۔ ان سے شیاطین اپنا تعلق قطع کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور جو شیطان کی زیادہ ماننے لگتے ہیں۔ ان سے ملائکہ قطع تعلق کرتے جاتے ہیں۔

اس مختصر ذکر کے بعد یہ بیان کرنا ضروری ہے۔ کہ شیطان کی پیدائش اور بدی کے ظہور کا مقصد کیا ہے۔ واضح ہو کہ سوائے انسان کے باقی تمام مخلوقات حتےٰ کہ ملائکہ بھی مجبور پیدا کئے گئے ہیں یعنی جس کام کی ان میں استعداد رکھی ہے۔ وہی ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور ہر ایک اپنے کام پر لگا ہوا ہے۔ اس وجہ سے کسی مخلوق کو انعام کا مستحق نہیں رکھا گیا۔ ہاں رحمت ہے جو تمام مخلوقات پر عام ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ ایک مخلوق ایسی پیدا کرنا چاہتا تھا۔ جو نعمت لے اور اس کے انعام کی اپنے تئیں وارث اور مستحق قرار دے۔ وہ قربانیاں کرے۔ مقابلے کرے۔ اپنے تئیں دکھ اور تکالیف میں ڈالے۔ خود اپنے نفس کو ذبح کرے۔ اپنی خواہشوں کو قربان کرے اور خدا کی مجبور فرمانبردار نہ ہو۔ بلکہ عاشق فرمانبردار ہو۔ اور بالاستقلال ارادہ رکھتا ہو۔ لہٰذا اس مخلوق کے لئے عام رحمت الٰہی کافی نہ سمجھی گئی۔ بلکہ نعمت یعنی انعام کا دینا اور ابدی زندگی دائمی جنت اور رضائے الٰہی کا بخشا جانا مقدر ہوا۔ اور نئی شرط یہ لگائی گئی۔ کہ چونکہ انعام بہت بڑا ہے۔ اس لئے قدم قدم پر اس کے لئے ٹھوکریں لگا دی جائیں۔ اور مشکلیں دقتیں اور قربانیاں ہر منزل پر رکھ دی جائیں۔ تاکہ وہی لوگ انعام لے سکیں جو محنت مشقت۔ اور قربانی کر سکیں۔ اور جو نافرمانی کریں۔ اور اپنی پیدائش کے مقصد کو نہ سمجھیں۔ اور باوجود عقل اور علم کے پھر بھی جہالت اور بے وقوفی میں حیوانات سے بڑھ جائیں۔ اور انعام سامنے دیکھ کر اور قابلیت کے باوجود بھی اس کی طرف توجہ نہ کریں۔ ایسے نالائقوں کو سزا دی جائے۔ اور ان کے ساتھ مجرموں کا سا سلوک کیا جائے۔ سو یہ غرض و غائت تھی جس کے پورا کرنے کو شیاطین بنائے گئے ہیں۔ انسان کو خدا تعالےٰ نے احسن تقویم میں پیدا کیا۔ اس کے سامنے ہمیشہ کی زندگی اور دائمی جنت اور ابدی ترقیات کا انعام رکھا۔ اور اس کے لئے اس

انعام تک پہونچنے کی ایک سیدھی سڑک بنائی۔ اور اس کو عقل دی کہ نیکی بدی دوست اور دشمن میں تمیز کر سکے۔ پھر اس کے لئے خیر خواہ والدین نیک معلم نبی اور رسول پیدا کئے۔ اپنے کلام اور شریعت کو نازل کیا۔ فرشتے مقرر کئے کہ اس کو نیکی کی اور اس انعام کے راستہ پر چلنے کی تحریک کرتے رہیں۔ لیکن اگر یہیں چھوڑ دیتا۔ تو پھر وہ انعام ہر شخص لے لیتا۔ اور انسان کی پیدائش کا مقصد ہی فوت ہو جاتا۔ اور اس کے قوےٰ اور قابلیتیں ہرگز ظاہر نہ ہوتیں۔ نہ جنگ ہوتی نہ عشق ہوتا۔ نہ قربانی ہوتی نہ سرفروشی نہ محنت نہ قدم قدم پر ٹھوکر۔ نہ گرنا اور نہ گر کر سنبھلنا۔ غرض آنکھیں بند کرکے بلا مشقت جنت مل جاتی۔ اس لئے حکمت خداوندی نے ان سب ہادیوں کے علاوہ اس سڑک اور صراط مستقیم کے دوسری طرف شیاطین کھڑے کر دئیے۔ گناہ کھڑے کر دئیے۔ لذتیں رکھ دیں۔ دنیا کی چمک دمک رکھ دی۔ دوستوں متعلقین بیوی بچوں مال عزت اور جاہ کے فتنے رکھ دئیے۔ بدصحبتوں اور بری تحریکوں کے موجد مقرر کر دئیے۔ اور ان سب پر شیطان کو حاکم کرکے کہہ دیا۔ کہ اذھب فمن تبعک منھم فان جھنم جزاءکم جزاءً موفوراً۔ واستفزز من استطعت منھم بصوتک واجلب علیھم بخیلک و رجلک وشارکھم فی الاموال والاولاد وعدھم وما یعدھم الشیطٰن الا غروراً۔ ان عبادی لیس لک علیھم سلطٰن وکفیٰ بربک وکیلا (بنی اسرائیل) یعنی اے شیطان جا۔ اور اب اس صراط مستقیم پر کھڑا ہو جا۔ مگر میں پہلے یہ بتا دیتا ہوں۔ کہ جو تیری پیروی کریگا۔ وہ سیدھا جہنم میں جائیگا سو تو جسکو تیرا بس چلے اپنی آواز سے بہکا لے۔ اور ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا لا۔ اور انکو مال و اولاد کے ذریعہ سے اور طرح طرح کے وعدے کرکے دھوکا دے لے۔ مگر جو میرے طالب بندے ہیں۔ ان پر تیرا غلبہ کبھی نہیں

ہو سکے گا۔ کیونکہ پروردگار نے تجھ سے بچنے کے لئے ان کی ہدائت کے کافی سامان پیدا کر دئیے ہیں۔ غرض دیکھا جائے تو یہ بالکل سچ نظر آئے گا۔ کہ اس صراط مستقیم پر نیکی کے زیادہ سامان ہیں اور بدی کے کم۔ مگر پھر بھی جو بے وقوف عارضی چمک دمک دیکھ کر ادھر راغب ہو جائے۔ وہ انعام کیونکر حاصل کرے گا۔ کوئی شخص دنیا میں ایم۔ اے میں اول درجہ کا انعام نہیں لے سکتا۔ جب تک وہ سب لہو ولعب کو ترک نہ کرے سولہ سال مسلسل اور پیہم دن رات محنت نہ کرے۔ اپنی آنکھوں کی نیند حرام نہ کرے اور مال وقت توجہ اور کسی قسم کے خرچ میں بخل نہ کرے۔ غرض جب تک اپنی جوانی کا بہترین حصہ خاک میں نہ ملائے تب تک یہ معمولی دنیاوی امتیاز حاصل نہیں کر سکتا۔ پھر ان انعاموں کو دیکھو جو منعم حقیقی نے اس انسان ضعیف البنیان کے لئے رکھے ہیں۔ کیا ان کے راستہ میں کوئی ٹھوکر کوئی تکلیف کوئی دقت اور کوئی مصیبت نہ رکھی ہوگی۔ اگر ہے اور ہونی بھی چاہیئے تو وہی شیطان ہے اور یہی اس کی ضرورت ہے۔

ہاں اس جگہ ایک یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اللہ تعالےٰ نے فرشتوں پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے۔ اور شیطان پر نہیں دیا۔ اس کے کہی (؟) یہ معنے ہیں کہ ملائکہ کی تحریک فوراً قبول کرو۔ شیطان کی نہیں بلکہ شیطان تو تمہارا مخالف ہے۔ اس پر ایمان لانا چہ معنی۔ اسکو تو اپنا دشمن سمجھو۔ اور اس کی بات نہ مانو۔ اور ہمیشہ اس کی مخالفت کرتے اور اس پر لعنت بھیجتے رہو۔ ورنہ اس کے وجود سے انکار تو ہو ہی نہیں سکتا اگر انکار کرو گے تو یہ مطلب ہو گا کہ یہ سب انعامات کا سلسلہ اور ابدی زندگی محض خیال خام ہے۔ اور حُفّت الجنۃ بالمکارہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ جب تک بہکانے والے نہ ہوں۔ اور ان کا ویسا ہی زبردست سلسلہ نہ ہو۔ جس طرح نیکی کی تحریک کرنے والوں کا۔

آخر میں ایک بات کا واضح کر دینا ضروری ہے۔ کہ قرآن مجید میں بعض جگہ جن اور شیطان کا ذکر اس طرح آتا ہے کہ وہاں واقعی سوائے انسانوں کے اور کوئی معنے لئے ہی نہیں جا سکتے۔ بلکہ ان شیاطین و جنات سے سرکش باغی اور شیطان سیرت انسان ہی مراد ہوتے ہیں۔ یا ایسے انسان جو دوسرے لوگوں کے پیچھے اور مخفی رہ کر شرارتیں کرتے ہیں۔ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ایک بات اصل ہوتی ہے۔ اور ایک استعارہ کے طور پر استعمال ہوتی ہے یہ کہنا کہ یہ سب از اول تا آخر استعارات ہی ہیں۔ حقیقت کلام ہی نہیں یہ غلط ہے استعارہ کا قیام بھی کسی اصل پر ہوتا ہے پس اصل کو پہلے تسلیم کرو۔ پھر جہاں استعارہ نظر آتا ہو وہاں استعارہ مانو۔ اگر کسی بے وقوف کو ہم گدھا کہدیں۔ تو بے شک اس کے معنی اصلی گدھے کے نہ ہوں گے اور گدھے کا لفظ بطور استعارہ سمجھا جائیگا مگر چند دفعہ ایسے الفاظ کے استعمال سے یہ معنے تو نہ ہو جائیں گے۔ کہ اصل گدھا کوئی چیز ہی نہیں۔ بلکہ ہمیشہ بے وقوف آدمی کا دوسرا نام گدھا ہوا کرتا ہے۔ یہ ایسا تصرف ہے۔ جسے نہ عقل برداشت کرتی ہے۔ نہ محاورۂ زبان۔ شیطان کے مثیل بھی شیطان ہی کہلاتے ہیں۔ جس طرح ملائکہ کے مثیل کو فرشتہ کہدیا کرتے ہیں (ان ھذا الاملک کریم) اور ہمارے سلسلہ میں تو مولوی شیر علی صاحب فرشتہ ہی مشہور ہیں

اس ضمن میں ہمزاد کا مسئلہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ ہر انسان کے ساتھ جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ اللہ تعالےٰ ایک فرشتہ جسے نعم القرین کہتے ہیں۔ اور ایک شیطان جسے بئس القرین کہتے ہیں۔ مقرر کر دیتا ہے بئس القرین کا دوسرا نام ہمزاد ہے۔ شریعت کا حکم ہے۔ کہ انسان خدا کی طرف جھک جائے۔ نعم القرین کے پیچھے چلے۔ اور بئس القرین یعنی ہمزاد کو مغلوب کرے۔ اس لئے بزرگ صوفیوں نے جب وظائف چلہ کشیاں اور عبادتیں کیں۔ تاکہ پاک ہو جائیں۔ اور ہم پر بئس القرین یا ہمزاد کا اثر نہ ہو۔ تو بے وقوف مریدوں نے سمجھ لیا۔ کہ ہمارے پیر صاحب ہمزاد کو تابع کر رہے ہیں۔ اور تابع کرکے ضرور اس سے روپیہ وغیرہ منگائیں گے اور خدمت لیں گے۔ انہوں نے تسخیر ہمزاد اس کا

اسلامی پردہ پر غیر مسلموں کے اعتراضات

اسلامی شریعت ایک کامل شریعت ہے۔ جس کے احکام کو اگر بنظر غور دیکھا جائے اگر تعصب اور عناد کو بالائے طاق رکھتے ہوئے نیک نیتی سے ان کا مطالعہ کیا جائے۔ تو ہر ایک حق پسند کو ان کی حقیقت اور معقولیت نظر آئے گی۔ اور ایسے انسان پر یہ حقیقت واضح طور پر منکشف ہو جائے گی۔ کہ اسلام کے ہر حکم کی تہ میں ایک حکمت اور راز مضمر ہے۔ اور اسلام کے زندہ اور حکیم خدا نے کسی پہلو سے اسے تشنۂ تکمیل رہنے نہیں دیا۔ بلکہ مکمل صورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ جو فطرت انسانی کے عین مطابق اور اس کے فوائد پر مشتمل ہے۔

لیکن بایں ہمہ غیر مسلموں کی طرف سے بعض اسلامی احکام پر اعتراضات وارد ہوتے رہتے ہیں۔ ان اعتراضات کی اصل حقیقت تو یہ ہے کہ وہ اسلام کی اصل اور صحیح تعلیم سے بہرہ ور نہیں ہوتے اور ایک رائج امر کو دیکھ کر پہلے تو اسے اسلامی حکم قرار دے لیتے ہیں اور پھر اس پر اعتراضات جما دیتے ہیں۔ اور بعض اوقات ان کا اعتراض محض اس وجہ سے ہوتا ہے۔ کہ چونکہ ان کے مذہب میں اس کے خلاف رواج ہوتا ہے۔ چنانچہ انہیں امور میں سے ایک امر اسلامی پردہ ہے۔

غیر مسلم لوگ اسلامی پردہ کے متعلق عام طور پر اعتراضات کرتے رہتے ہیں۔ اور اس کو وہ ایک ظالمانہ فعل ناقابل عمل تعلیم اور نقصان رساں امر کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ بسا اوقات اپنی اس تنقید کو مضبوط بنانے کے لئے کسی مغرب زدہ مسلمان عورت یا مرد کی طرف سے کوئی مضمون شائع کر دیتے ہیں۔ کہ واقعی پردہ کا حکم ناقابل عمل ہے اور اس میں عورتوں پر ایک قسم کی سختی ہے۔ چنانچہ گذشتہ دنوں میں اخبار "ملاپ" میں اس قسم کا ایک مضمون شائع ہوا۔ لیکن اس امر کے باوجود دوسری طرف انہی اخبارات میں اس بات کا بھی شکوہ کیا جاتا ہے۔ کہ ہندو مذہب میں جو بے پردگی اور اس کے ساتھ زیب و زینت کا اظہار ہوتا ہے۔ اور عورتیں رنگ برنگ کے لباس پہن کر آزادانہ محوِ خرام ہوتی ہیں۔ اس سے سوسائٹی کے اخلاق پر نہایت بُرا اثر پڑ رہا ہے۔ علاوہ ازیں عورتوں کی عصمت و عفت بہت خطرہ میں پڑ رہی ہے۔

پس باوجود اس کے کہ برادرانِ وطن اسلام کے ایک نہایت ہی پاکیزہ اور فطرتِ انسانی کے عین مطابق حکم پر معترض ہوتے ہیں انہیں اس تلخ حقیقت کا بھی اعتراف ہے۔

حقیقت الامر یہ ہے کہ ان معترضین نے پردہ کے متعلق اسلامی تعلیم کا کبھی مطالعہ نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان کا اعتراض عموماً اس رنگ میں ہوتا ہے کہ عورتوں کو چار دیواری میں محصور کر دیا جاتا ہے۔ اور انہیں باہر کے کوائف سے کوئی علم نہیں ہوتا۔ گویا عورت کی ساری دنیا وہی چار دیواری ہوتی ہے۔ جس میں اس نے زندگی بسر کرنی ہوتی ہے۔ اور یہی وہ اعتراض ہے۔ جو بعض اوقات بے پردگی کی حامی مسلم خواتین کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ملاپ ۸ رمئی کے ایک مسلم خاتون کے آرٹیکل میں بھی یہی اعتراض کیا گیا ہے۔

مگر اس اعتراض کی حقیقت تو صرف اس امر سے آشکار ہو جاتی ہے۔ کہ اسلام نے جو پردہ کے متعلق تعلیم دی ہے۔ اس میں قطعاً یہ ذکر نہیں۔ کہ عورت کو گھر کی چار دیواری میں بند رہنا ہوگا۔ اور گھر سے باہر نکلنا اس کے لئے ممنوع ہوگا۔ بلکہ اسلام نے پردہ کی تعلیم اس حد تک دی ہے۔ جہاں تک کہ انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔ اور جس کا اظہار وقتاً فوقتاً ان لوگوں کی طرف سے بھی ہوتا رہتا ہے۔ جو پردہ کی تعلیم کے قائل نہیں ہیں۔ اور نہ ہی وہ اس پر عمل پیرا ہیں۔ بسا اوقات ہمارے ہندو بھائیوں کی طرف سے یہ آواز اٹھائی گئی ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں عورتوں کی بے جا آزادی اور پبلک میں ان کے بن سنور کر نکلنے کی وجہ سے اخلاقی لحاظ سے بہت بُرے نتائج رونما ہو رہے ہیں۔ اور قوم کے اخلاق دن بدن تباہی کی طرف جا رہے ہیں۔ اور یہی وہ چیز ہے جسے اسلام نے ممنوع قرار دیا ہے۔

اسلام نے پردہ کی تعلیم میں اس امر کو ملحوظ رکھا ہے کہ عورت نامحرم مردوں کے سامنے اپنی زینت کا اظہار نہ کرے کیونکہ یہ ایک فطرتی امر ہے۔ کہ جہاں پر مردوں اور عورتوں کا اجتماع ہوگا۔ اور ان میں پردہ کی کوئی رعایت نہ ہوگی تو اخلاقی لحاظ سے وہاں پر بہت بُرا اثر قائم ہوگا۔

اسلام نے اس لئے کہا ہے کہ ولا یبدین زینتھن الا ما ظہر منہا نیز غیر متبرجات بزینۃ۔ کہ ایسی جگہ پر عورتیں پردہ کریں۔ اور اپنی زینت کو غیر مردوں پر ظاہر نہ کریں۔ تاکہ پاکیزگی اور پاکدامنی قائم رہے۔ اور ایسے اسباب ہی پیدا نہ ہوں۔ جن سے اخلاق بگڑنے کا اندیشہ ہو۔

اسلام کا یہ فطرتی تقاضا اتنا واضح ہے کہ ہماری ہمسایہ اقوام جو اس تعلیم پر اعتراض کرتی ہیں۔ ان کے بھی جب جلسے وغیرہ ہوتے ہیں۔ تو وہاں عورتوں کیلئے علیحدہ پردہ کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اور بہت سی عورتیں اس فطرتی تقاضا کی وجہ سے اپنی اوڑھنی اور چادر کے گھونگٹ سے غیر مردوں سے پردہ کرتی ہیں۔ یہی تعلیم اسلام کی ہے۔ کہ غیر مردوں سے پردہ کیا جائے۔ اور ان پر اپنی زینت کو ظاہر نہ کیا جائے۔ گویا اسلام نے اصول بتا دیا اس کو ملحوظ رکھتے ہوئے عورت اپنی حالت اور وسعت کے مطابق تمام دینی اور دنیاوی امور میں حصہ لے سکتی ہے۔ اس بارہ میں اس پر کوئی روک نہیں ہے۔

خاکسار۔ ملک محمد عبداللہ مولوی فاضل قادیان

برما کی ایک جماعت کے سیکرٹری مال تحریک جدید کا مکتوب

تمام احباب نے وعدے پورے کر دیئے

تحریک جدید کے سیکرٹری مال ملک عبداللہ خاں صاحب میمیو برما سے لکھتے ہیں:-

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور اس جماعت نے سال چہارم کا وعدہ پیش کیا کرتے ہوئے دسمبر تک ادائیگی کی منظوری لی تھی۔ مگر جب حضور کا "پیام" مورخہ ۲۲ رمارچ ۲ راپریل کو سنایا گیا۔ تو وعدہ کرنیوالوں نے کہا کہ چونکہ تحریک جدید کو اپنے کاموں کیلئے روپیہ کی ضرورت ہے اور حضور چاہتے ہیں کہ احباب جلدی اپنے وعدے پورے کریں اس لئے ہمیں اپنے وعدے ابھی ادا کرنے چاہئیں۔ اور اسی اجلاس میں خاکسار کو سیکرٹری مال بھی انتخاب کیا گیا۔ الحمد للہ کہ جماعت نے اپریل کے آخر میں اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کر دیا۔

جن جماعتوں نے ابھی تک تحریک جدید کے لئے دو سکرٹریوں کا انتخاب کر کے اطلاع نہیں دی وہ انتخاب کے ساتھ ہی سکرٹری مال کو حضور کی ہدایت کے ماتحت تاکید کر دیں کہ وہ تحریک جدید کے چندوں کی وصولی کا کام فوری شروع کریں۔ اور روپیہ ساتھ کے ساتھ حسب ہدایت حضور بھجواتے جائیں۔ ۳۱ رمئی کو تحریک جدید کی پہلی ششماہی ختم ہو جاتی ہے جن جماعتوں اور قسط وار دینے والے افراد نے اپنے وعدے کی کم سے کم نصف ادائیگی نہیں کی۔ وہ ۳۱ رمئی سے پہلے پہلے کم از کم وعدہ کی نصف رقم بھیجنے کی پوری کوشش کریں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

حلقہ قادیان کے تبلیغی مراکز

جیسا کہ اس سے قبل ذکر کیا جا چکا ہے۔ ہمارا سب سے پہلا تبلیغی مرکز جو جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے۔ ناظر اعلیٰ و جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کے زیر ہدایات قائم کیا گیا ہے۔ وہ ستھیالی ہے دوسرا مرکز کلانور ہے جس میں منشی غلام محمد صاحب پنشنر کام کر رہے ہیں۔ منشی صاحب باوجودیکہ عمر کے لحاظ سے بہت بوڑھے ہیں مگر تبلیغی شوق ماشاء اللہ نوجوانوں سا رکھتے ہیں۔ چنانچہ دفتر سے صرف اطلاع دیئے جانے پر وہ فوراً روانہ ہو گئے اور کلانور ڈیرہ جا لگایا دیگر پنشنر اصحاب کو بھی اس مثال کو دیکھ کر کوشش کرنی چاہیئے۔ تیسرا مرکز چوہدری والہ ہے اس میں جناب حافظ لال خان صاحب طبیب کام کرنے کے لئے چلے گئے ہیں حافظ صاحب موصوف اس جگہ دوستوں کو جمعہ۔ نماز اور قرآن کریم پڑھائیں گے اور تربیت وغیرہ کا کام کریں گے علاوہ ازیں اپنے عمدہ فن طبابت سے علاج معالجہ میں بھی سہولت پیدا کریں گے خدا تعالیٰ ان کو اس کا اجر دے۔ برکت دے۔

ہمیں ان تین مرکزوں کے قائم ہو جانے کی خوشی ہے مگر ساتھ ہی اس بات کا افسوس بھی ہے کہ گذشتہ دو ماہ کے اندر ہم اپنے پروگرام کے لحاظ سے ۱۲ مراکز قائم کرنا چاہتے تھے مگر چونکہ ابھی تک احباب نے اس پروگرام کی طرف زیادہ توجہ نہیں دی اس لئے کارکن نہ ملنے کی وجہ سے یہ کمی رہی ہے لہٰذا پھر اپیل ہے کہ دوست جلد از جلد اپنے نام اس کار ثواب کے لئے پیش کریں پنشنر اصحاب کو خاص طور پر اپنی توجہ اس طرف مبذول کرنی چاہیئے اسی طرح جو پہلے مسکول ٹیچر۔ پٹواری یا تاجر رہے ہوں۔ ان کا خصوصیت کے ساتھ فرض ہے۔ کہ وہ اپنے نام پیش کریں۔ مندرجہ بالا خصوصیات رکھنے والے احباب کو خاص طور پر وقت دینے کی ضرورت ہے مہاجرین کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہجرت کے دو حصے ہیں۔ پہلا یہ ہے کہ ہم اپنے وطن مالوف کو چھوڑ کر محض فیوض علمیہ و روحانیہ حاصل کرنے کے لئے قادیان آ جائیں لیکن اس سے ایک مہاجر کی ذمہ داری قادیان میں آرام سے بیٹھ رہنے سے ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ وہ ہجرت سے پہلے قادیان سے دور اپنے وطن میں جہاں کہ چاروں طرف بے دینی کا اندھیرا تھا مثل چراغ وہاں روشنی دے رہا تھا۔ بلکہ اگر کسی وقت اس کی زبان تبلیغ میں سستی کرتی تھی۔ تو محض اس کے احمدی ہونے کی وجہ سے اس کی ہر حرکت و سکون تبلیغ کر رہی تھی مگر اس کے قادیان آنے کے ساتھ وہاں سے چراغ بجھ گیا ہے۔ جس سے اس کی ذمہ داری اور بھی زیادہ ہو گئی ہے۔ اسی طرح ہجرت کا دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ ہم تمام ملک کو قادیان بنا دیں اور ترقی سلسلہ کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت یا جن کے سپرد حضور نے یہ کام کیا ہے ان کی ہدایات کے ماتحت دوسرے مقامات میں تبلیغی مراکز قائم کرنے کے لئے پھیل جائیں۔ اس طرح گویا ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "آثار زندگی" تذکرہ ص ۶۳۶ کو بھی پورا کرنے والوں میں سے ہو نگے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ایک واضح الہام ہے۔ اس کا ایک یہ بھی روشن مطلب ہے کہ تبلیغ کرو تا تم ہمیشہ کی زندگی پاؤ۔ زندگی کے آثار تبلیغ میں مخفی ہیں کیونکہ حال کا ہی شاہد بتاتا ہے کہ جن لوگوں نے تبلیغ میں کوتاہی کرنی شروع کی۔ فوراً ہی ان کی اولاد پر روحانی زوال شروع ہو گیا اور آہستہ آہستہ ان کی اولادیں ایمانی رنگ میں کمزور ہوتے ہوتے آخر احمدیت سے بالکل انقطاع کر گئیں۔ لیکن جو لوگ تبلیغی جوش رکھتے تھے ان کے گھر میں آج بھی دیا ہی چراغ احمدیت آب و تاب کے ساتھ جل رہا ہے جیسا کہ آج سے کچھ عرصہ پہلے تھا۔ پس ہم دوستوں سے امید کرتے ہیں کہ جب وہ اپنے عزیز وطن کو چھوڑ کر محض خدمت دین کے لئے قادیان آتے ہیں تو یہاں آ کر سست نہ ہو جائیں بلکہ وہ تاجرانہ رنگ میں طبابت کے رنگ میں درس و تدریس کے رنگ میں خدمت خلق کریں۔ اور مستقل اور مؤثر تبلیغ کرتے ہوئے مراکز قائم کریں

نوٹ :- تبلیغی مراکز کے متعلق مفصل حالات و دیگر ہدایات جو اس تحریک کے انچارج جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے ناظر اعلیٰ اور ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے وقتاً فوقتاً دی ہیں۔ اور جن میں ایک پہلو غرباء کی امداد کا بھی تبلیغی رنگ میں آ جاتا ہے۔ پتہ ذیل پر اس خاکسار سے دریافت فرمائیں

خاکسار :- محمد اعظم بوتالوی سیکرٹری تبلیغ حلقہ قادیان صیغہ دعوت و تبلیغ قادیان

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بابت ۱۹۳۸ء

امسال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب (۱) منن الرحمٰن (۲) کتاب البریہ (۳) مسیح ہندوستان میں اور (۴) نسیم دعوت بطور نصاب مقرر کی گئی ہیں امتحان بتاریخ ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۸ء بروز اتوار ہو گا۔ امید ہے کہ احباب اس امتحان میں کثرت کے ساتھ شامل ہونگے۔ کیونکہ اس زمانہ میں جب کہ ضلالت کا سمندر چاروں طرف موجیں مار رہا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ہی ایک ایسی ہی کشتی ہے جو ڈوبنے سے بچا سکتی ہے۔ اور ایک ایسی روشنی ہے جو تاریکی میں گھرے ہوئے دل کو منور کر سکتی ہے اور ایک ایسی تلوار ہے کہ جس کو استعمال کرنے والا کسی میدان میں شکست نہیں کھا سکتا۔ مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ احباب ان بیش قیمت موتیوں کی قدر پہچانیں اور ان سے فائدہ اٹھائیں۔ پس چاہیئے کہ نہ صرف احباب اس امتحان میں خود شامل ہوں۔ بلکہ دوسروں کو بھی تحریک کر کے اس میں شامل کرائیں۔ بالخصوص عہدہ داران جماعت و سکرٹریان تعلیم و تربیت اس طرف خاص توجہ دیں۔

لجنہ اماء اللہ کی عہدہ داران کو بھی چاہیئے کہ عورتوں میں اس امتحان میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔

ناظر تعلیم و تربیت

ضروری اعلان برائے انجمن ہائے احمدیہ صوبہ سندھ

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سندھ کے جدید عہدہ داروں کا انتخاب بروز اتوار مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۳۸ء کو بمقام کوٹری۔ بنگلہ نمبر ۲۶ پر ہو گا۔ کارروائی صبح ۸ بجے شروع ہو گی۔ پراونشل انجمن سندھ کے سابقہ عہدہ داران اور جملہ انجمن ہائے احمدیہ صوبہ سندھ سے خواہش کی جاتی ہے کہ وقت و تاریخ مقررہ پر تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔ قیام و طعام کا خاطر خواہ بندوبست ہو گا

خاکسار [illegible] بٹالوی [illegible] سیکرٹری

باجلاس جناب چودھری عطا محمد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم تحصیل ملتان

گیان چند ولد آسانند قوم چوگبہ سکنہ لیوریز و کمشنرز آفس ملتان ڈویژن فریق اول

بنام

لالہ ہیماں رام ولد رکی رام قوم چوگبہ سکنہ اندرون پاکدروازہ محلہ گوگیانوالہ گلی شیخ ریاض حسین ملتان شہر

مساۃ چمنی بائی بیوہ رکی رام چوگبہ محلہ کوٹو او جھے والہ نزد قاضی محلہ اندرون پاکدروازہ ملتان شہر خود و نیز منجانب کشن چند فاتر العقل پسرش فریق ثانیاں۔

درخواست تقسیم اراضی کھیوٹ نمبر ۴۰۶ کھتونی نمبر ۱۶۱۷ تا ۱۶۱۹ برقبہ ۸ - ۸۹ واقع موضع طرف مبارک تحصیل ملتان۔

اشتہار تقسیم اراضی

بمقدمہ صدر۔ لالہ ہیماں رام و مساۃ چمنی بائی فریق ثانیاں کو متعدد بار طلب کیا گیا ہے۔ مگر وہ تا حال حاضر عدالت نہیں ہوئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ حاضری عدالت ہذا سے گریز کر رہے ہیں۔ لہٰذا فریق ثانیاں کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مورخہ ۲۱-۵-۳۸ کو بغرض جوابدہی مقدمہ تقسیم حاضر عدالت ہذا آویں۔ ورنہ ان کے بخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔ تحریر ۹-۵-۳۸

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

اشتہار

215

باجلاس ٹھاکر للت چند صاحب بہادر پی سی ایس صاحب کلکٹر بہادر گوجرانوالہ

بمقدمہ رسید بی بی نابالغ دختر اللہ دتہ برفاقت فضل داد پیر بخش ماموں نابالغہ سکنہ بوبے تحصیل گوجرانوالہ۔ ضلع گوجرانوالہ اپیلانٹ

بنام

اللہ داد۔ نبی بخش پسران نہندر۔ گوہر ولد نتھو۔ لبھا فاطر العقل ولد نتھو بولایت اللہ داد رسپانڈنٹ ۔ اقوام جٹ سکنائے بوبے تحصیل و ضلع گوجرانوالہ رسپانڈنٹان

اپیل بنا راضی حکم نائب تحصیلدار صاحب گوجرانوالہ مورخہ ۲۳-۲-۳۸

مقدمہ بالا میں رپورٹ نوٹس پایا گیا ہے۔ کہ مسمی گوہر ولد نتھو رسپانڈنٹ تعمیل سمن نوٹس سے دانستہ گریز کر رہا ہے۔ اور وہ روپوش ہے۔ لہٰذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مسمی گوہر مذکورہ بالا مورخہ ۶-۶-۳۸ کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا آکر پیروی اپیل ہذا نہ کریگا۔ تو اسکے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۲۵ ماہ اپریل ۱۹۳۸ء بہ ثبت میرے دستخط و مہر عدالت جاری کیا گیا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بمبئی ۱۷ مئی۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ صوبہ سرحد کے ایک مسلم ٹیچر کی بحالی کے متعلق تحقیقات کی جائیں۔ اس ٹیچر کو ایک ہندو لڑکی کے اغوا کے سلسلہ میں سزا ہوئی تھی۔ سرحد وزارت نے نہ صرف اسے دوبارہ بحال کر دیا۔ بلکہ قید کے ایام کی تنخواہ بھی دی۔ ڈاکٹر خان صاحب نے تحقیقات کرانا منظور کر لیا ہے۔ اغلباً سر وزیر حسن کو اس تحقیقات کے لئے مقرر کیا جائے گا۔

بمبئی ۱۷ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی فارن ڈیپارٹمنٹ کی طرح ایک نیا محکمہ بنا رہی ہے جس کے انچارج مسٹر ایچ۔ وی کامتھ ہوں گے جو حال ہی میں آئی۔ سی۔ ایس سے مستعفی ہو کر کانگرس میں شامل ہوئے ہیں۔

کراچی ۱۷ مئی۔ سندھ اسمبلی میں ایک ممبر نے نوٹس دیا ہے کہ پولیس کو خوش اخلاقی سکھلانے کے لئے کلاسیں کھول دی جائیں۔

پشاور ۱۶ مئی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ پولیس نے تھانہ بنوں کے نزدیک حادثہ بم کے سلسلہ میں ۱۱ اشخاص کو گرفتار کیا گیا ہے تمام ملزم مقامی ہندو ہیں۔ اس سلسلہ میں سنسنی خیز انکشافات کی توقع ہے۔

لدھیانہ ۱۶ مئی۔ دارالبیعت احمدیہ لدھیانہ میں روزانہ درس القرآن ہوتا ہے۔ گزشتہ جمعرات و جمعہ کو کسی فتنہ پرداز نے وہاں اینٹیں پھینکیں ایک اینٹ ایک احمدی کے ہاتھ پر لگی جس سے وہ زخمی ہو گیا۔

شنگھائی ۱۷ مئی۔ مشرقی چین کی جنگ کے متعلق نہایت متضاد خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ جن کی وجہ سے یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ جاپانیوں کا دعویٰ ہے کہ جاپانی افواج نے سوچاؤ کے گرد ۷ سو میل کے فاصلہ پر ایک نصف دائرہ بنا رکھا ہے ایک [illegible] پایا جاتا ہے کہ جاپانی فوجیں سوچاؤ سے صرف سات میل دور [illegible] [illegible] اسروں کی طرف [illegible]

ان اطلاعات کی تردید کی جا رہی ہے کہ اگرچہ جاپانیوں نے لنگھائی ریلوے پر چھاپے ضرور مارے ہیں لیکن انہیں بھگا دیا گیا ہے اور علاقہ خالی ہو گیا ہے۔

لنڈن ۱۷ مئی۔ رومانیہ میں دو ریل گاڑیوں کی ایک ہولناک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جس میں ۲۲ آدمی ہلاک اور ۴۰ شدید مجروح ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ چار آدمی ابھی تک شکستہ ڈبوں کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ اس حادثہ کے متعلق ایک سرکاری اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں ہلاک شدگان کی تعداد ۱۶ اور زخمیوں کی تعداد ۶۰ ظاہر کی گئی ہے۔

شملہ ۱۷ مئی۔ آج صبح برٹش ٹریڈ ڈیلیگیشن اور ہندوستان کے تجارتی مشیروں کی میٹنگ ہوئی۔

شملہ ۱۷ مئی۔ چند روز ہوئے بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ مہاراجہ جے پور بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ جے پور انگلستان نہیں بلکہ کشمیر گئے تھے۔

بمبئی ۱۷ مئی۔ مسٹر جناح اور مسٹر بوس میں کس مرحلے پر اختلاف ہوا۔ اس کے متعلق مختلف قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ لیکن معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جناح کانگرس کا یہ مطالبہ منظور کرنے کے لئے تیار نہیں کہ تمام مسلم لیگ کے ممبر کانگرس کے منشور پر دستخط کر دیں۔ کانگرس نے مطالبہ کیا تھا کہ ہر غیر کانگرسی صوبہ میں تین کانگرسی ممبر کیبنٹ میں لئے جائیں۔ اس کے جواب میں مسٹر جناح نے مطالبہ کیا کہ ہر کانگرسی صوبہ میں دو مسلم لیگ کے ممبروں کو وزارت میں لیا جائے۔ معلوم ہوا ہے فریقین نے یہ بات منظور کر لی لیکن مشکل پیدا ہو گئی۔ کہ مسٹر جناح اس بات پر تیار نہیں کہ تمام مسلم لیگ کے ممبر کانگرس کے منشور پر دستخط کر دیں۔

بمبئی ۱۷ مئی۔ معلوم ہوا ہے کانگرس ورکنگ کمیٹی نے اپنے بمبئی کے اجلاس میں فیصلہ کیا ہے کہ اقتصادی مجلسی اور صنعتی پالیسی کے متعلق تمام کانگرسی صوبجاتی حکومتوں کو مشورے دینے اور ان کی رہنمائی کرنے کے لئے سیاستدانوں۔ ماہرین صنعت و حرفت اور ماہرین اقتصادیات وغیرہ کی ایک آل انڈیا کمیٹی مقرر کرنے کے لئے فوری قدم اٹھایا جائے۔ صوبجاتی حکومتیں تمام متعلقہ امور میں اس کمیٹی سے مشورہ لیں گی۔

لکھنؤ ۱۷ مئی۔ آج یوپی کونسل میں ہردوار فائرنگ کے متعلق ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا کہ وزیر اعظم یوپی نے ان لوگوں کی اعانت کے لئے جو فائرنگ میں زخمی ہوئے تھے دو ہزار روپیہ کی رقم منظور کی ہے۔

بمبئی ۱۷ مئی۔ معلوم ہوا ہے مسٹر جناح نے مسٹر بوس کو ایک چٹھی ارسال کی ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ گفت و شنید اب ایسے مرحلہ پر پہنچ گئی ہے کہ میرے لئے ضروری ہے۔ میں مسلم لیگ کونسل میں اپنے ساتھیوں سے مشورہ کر لوں۔ اس لئے توقع کی جاتی ہے کہ مسٹر جناح عنقریب آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا ایک اجلاس بلائیں گے اور اس کے سامنے کانگرس کی پیش کردہ تجاویز رکھیں گے۔ قدرتی طور پر اس سے گفت و شنید کے پایہ تکمیل تک پہنچنے میں تاخیر ہو جائے گی۔

کراچی ۱۶ مئی۔ سندھ کی سڑکوں کا گزشتہ ۵ سالہ پروگرام ختم ہو گیا ہے اور اب جلد ہی دوسرا پروگرام [illegible] کیا جائے گا جس پر [illegible] ۲ لاکھ روپیہ منظور کیا گیا ہے۔ ایڈوائزری بورڈ نے گورنمنٹ سندھ کو درخواست دی ہے کہ تمام سڑکیں مکمل کرنے کے لئے کم از کم ۲۴ لاکھ منظور کیا جائے جس سے تمام سندھ میں کم و بیش ۷۹ سڑکیں تعمیر کی جائیں گی۔ گورنمنٹ ہند کو بھی مالی امداد کی درخواست دی گئی ہے۔

بمبئی ۱۶ مئی۔ مسٹر جناح نے آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے حسب ذیل ارکان مقرر کئے ہیں۔ مسٹر فضل الحق۔ سر ناظم الدین۔ مسٹر عبدالرحمن صدیقی۔ راجہ صاحب محمود آباد۔ نواب سر محمد اسمٰعیل۔ مولانا شوکت علی مسٹر خلیق الزمان۔ مسٹر عبدالعزیز۔ اے کے دہلوی سیٹھ کریم بھائی ابراہیم ایس عبدالرب خان۔ سر سکندر حیات خان۔ ملک برکت علی۔ حاجی عبدالستار سر عبداللہ ہارون۔ شیخ عبدالمجید سندھی خان سعد اللہ خان۔ اورنگ زیب خان عبدالمتین چوہدری۔

شملہ ۱۷ مئی۔ معلوم ہوا ہے گورنمنٹ ہند کے محکمہ اطلاعات کو اخبارات کے لئے زیادہ مفید بنانے کی غرض سے از سرِ نو منظم کیا جا رہا ہے آئندہ ڈائرکٹر پبلک انفارمیشن کو پرنسپل انفارمیشن کہا جائے گا تین ڈپٹی ڈائرکٹروں کو انفارمیشن افسر کہا جائے گا۔ انفارمیشن افسروں کی تعداد میں اضافہ نہیں کیا جائے گا۔ لیکن ایک اسسٹنٹ انفارمیشن افسر کا نیا عہدہ پیدا کیا جائے گا۔ جو غالباً پبلک سروس کمیشن کی معرفت پر کیا جائے گا

لاہور ۱۷ مئی۔ ہیلی کالج آف کامرس کے طلباء نے ہڑتال ختم کر دی کیونکہ پرنسپل نے انہیں یقین دلایا ہے کہ وہ کالج کی مینجنگ کمیٹی سے کہیں گے کہ وہ ان کے مطالبہ پر ہمدردانہ غور کرے [illegible]

[illegible] ۱۶ مئی۔ معلوم ہوا ہے گورنر بنگال لارڈ برابورن ۲۰ جون کو شملہ روانہ ہو جائیں گے۔ اور [illegible] سے لارڈ لنلتھگو سے قائم مقام گورنر جنرل کا چارج لیں گے۔ لارڈ لنلتھگو ۲۶ جون کو بمبئی سے لنڈن کے لئے روانہ ہوں گے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی